وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا



بنیادی

عقائدِ اسلامیہ اور مسائلِ شرعیہ

خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم ۔ اسلام آباد

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

بنیادی

عقائدِ اسلامیہ اور مسائلِ شرعیہ

خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم۔ اسلام آباد

نام کتاب	بنیادی عقائد اسلامیہ اور مسائل شرعیہ
ترتیب و تحریر	ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی
اہتمام	خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد
تعداد	1100
اشاعتِ اول	جنوری 2021 بمطابق جمادی الاول 1442ھ
اشاعتِ دوم	مئی 2021 بمطابق رمضان المبارک 1442ھ
اشاعتِ سوم	جنوری 2022 بمطابق جمادی الاول 1443ھ
اشاعتِ چہارم	اکتوبر 2022 بمطابق ربیع الاول شریف 1444ھ

اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت و بساط کے مطابق کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تصحیح، طباعت اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ اس کتاب میں بہارِ شریعت سے حوالہ جات لئے گئے ہیں۔ ان شاء اللہ مستقبل میں مزید احتیاط کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے ہماری سعی قبول فرمائے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بلغ العُلیٰ بکمالِہٖ

کشفَ الدُجیٰ بِجمالِہٖ

حَسُنَتۡ جمیعُ خِصالِہٖ

صلّوا علیہِ و آلِہٖ

فیضانِ نظر

مجدد العصر، دلیل السبل، خزینۃ الاسرار، وارث النبی المختار

وسیلۃ الطالبین، نقیب المحبوبین، محبوب السالکین، امام

المتقین و صفوۃ العابدین، جلیس الرحمٰن، امام خراسان

حضرت اخوندزادہ **پیر سیف الرحمٰن مبارک** نور اللہ مرقدہ

نظرِ کرم

غوث الزمان، محبوب امام خراسان، تاج الاولیاء، امام الاتقیاء

زینۃ الاصفیاء طبیب ارواحنا و قلوبنا، سیدی و سندی، مرشدی

و مولائی، وسیلتنا الی اللہ، شیخ المشائخ شیخ الطریقہ

حضرت **میاں محمد السیفی الحنفی** اطال اللہ حیاتہ

فہرست

پیش لفظ

شرع اور شریعت سے مراد دین کے وہ معاملات واحکامات ہیں جو اللہ نے بندوں کے لئے بیان فرمادیے اور جو حضور نبی اکرم ﷺ کے عطا کردہ ضابطہ حیات سے ثابت ہیں۔ شریعت سے اوامر و نواہی، حلال و حرام، فرض، واجب، مستحب، مکروہ، جائز و ناجائز اور سزا و جزا کا ایک جامع نظام استوار ہوتا ہے۔ شریعت کے اعمال، دین کے اندر ظاہری ڈھانچے اور جسم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ امام راغب الاصفہانی مفردات القرآن میں شریعت کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ **وہ سیدھا راستہ جو واضح ہو**۔ گویا شریعت مطہرہ پر عمل، نوعِ انسانی کیلئے فلاح و خیر خواہی کا راستہ ہے۔

حضرت سیّدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلدِّینُ النَّصِیحَۃُ (ترجمہ: دین خیر خواہی ہے)۔

ائمہ کرام کے مطابق نصیحت کا مطلب یہ ہے کہ امت کو دین کی تعلیم، ان کی دینی و دینوی مصالح کی طرف راہ نمائی کرنا، ان کے ساتھ شفقت و مہربانی کا معاملہ کرنا، ان کو امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنا۔ ویسے تو اور بھی بہت سی نصیحتیں ہیں، مگر جہاں کسی چیز میں کمی ہو تو پہلے اس کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔ آج کل مسلمانوں میں بنیادی شرعی عقائد و مسائل کی سمجھ بوجھ میں بہت غفلت پائی جاتی ہے۔ شریعت مطہرہ پر عمل تب ہی فائدہ مند ہوگا جب عقائد و اعمال غلطیوں سے پاک اور عین طریقہ مصطفےٰ ﷺ کے مطابق ہونگے۔

زیرِ نظر کتاب بعنوان "بنیادی عقائدِ اسلامیہ اور مسائلِ شرعیہ" بھی ایسی ہی ایک کاوش ہے۔ اس میں ان بنیادی عقائد و مسائل کا احاطہ کیا گیا کہ جن کا تعلق ایمانیات، طہارت، نجاست، وضو، نماز وغیرہ سے ہے۔ ان بنیادی باتوں کا جاننا، بارگاہ خداوندی میں اعمال کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ ان بنیادی عقائد و مسائلِ شریعت کو یاد کرے اور عمل پیرا ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرشدِ کریم کے صدقے ہمیں سنت نبوی ﷺ پر اخلاص کے ساتھ قائم رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم

سیکٹر E-16، ترنول، اسلام آباد

ایمانیات

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفات کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے تمام اَحکامات زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے قبول کئے۔

شش کلمے

اوّل کلمہ طیّب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے جو سب سے بلند، عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ہے بادشاہی اور اسی کیلئے حمد ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے، اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی، بڑے جلال اور بزرگی والا ہے، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَةً وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا، (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے، اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو سب سے بلند، عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ رَدِّ کُفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

ترجمہ: اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ اس (گناہ) سے جس کو میں نہیں جانتا (کہ گناہ ہے) اور میں نے اس سے توبہ کی، اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

عقائدِ اسلامیہ

عقائدِ متعلقہ ذات وصفاتِ الٰہی جل جلالہ

- اللہ عزوجل ایک ہے [1]، کوئی اس کا شریک نہیں [2]، نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں نہ احکام میں، نہ اسماء میں، وہ واجب الوجود ہے، یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدَم محال، وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے، اَزلی کے بھی یہی معنی ہیں، وہ باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور اِسی کو اَبدی بھی کہتے ہیں۔ وہی اس کا مستحق ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے۔
- وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اُس کا محتاج ہیں [3]۔
- اس کی ذات کا اِدراک عقلاً محال ہے کہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے عقل اُس کو محیط ہوتی ہے اور اُس کو کوئی اِحاطہ نہیں کرسکتا، البتہ اُس کے افعال کے ذریعہ سے اِجمالاً اُس کی صفات، پھر اُن صفات کے ذریعہ سے معرفتِ ذات حاصل ہوتی ہے۔
- جس طرح اُس کی ذات قدیم اَزلی اَبدی ہے، صفات بھی قدیم اَزلی اَبدی ہیں۔
- ذات وصفاتِ الٰہی کے سِوا سب چیزیں حادِث ہیں، یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔
- صفاتِ الٰہی کو جو مخلوق کہے یاحادِث بتائے، گمراہ بددین ہے۔

---

[1] ﴿قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پارہ 30، الإخلاص: 1

[2] ﴿لَا شَرِيْكَ لَهٗ﴾ پارہ 8، الأنعام: 163

[3] ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ پارہ 30، الإخلاص: 2

- جو عالم میں سے کسی شے کو قدیم مانے یا اس کے حدوث میں شک کرے، کافر ہے
- نہ وہ کسی کا باپ ہے، نہ بیٹا، نہ اُس کے لیے بیوی ہے، جو اُسے باپ یا بیٹا بتائے یا اُس کے لیے بیوی ثابت کرے کافر ہے [4]، بلکہ جو ممکن بھی کہے گمراہ بد دین ہے۔
- وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اُس چیز سے جس میں عیب و نقصان ہے پاک ہے، یعنی عیب و نقصان کا اُس میں ہونا محال ہے مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہا عیوب اُس پر قطعاً محال ہیں، بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو نہ نقصان، وہ بھی اُس کے لیے محال ہے، اور یہ کہنا کہ اسکی جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنی کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے، محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیب والا بتانا ہے بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے اور یہ سمجھنا کہ محالات پر قادر نہ ہو گا تو قدرت ناقص ہو جائے گی باطل محض ہے، کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان! نقصان تو اُس محال کا ہے کہ تعلقِ قدرت کی اُس میں صلاحیت نہیں۔
- حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام، علم، اِرادہ اُس کی صفاتِ ذاتیہ ہیں، مگر کان، آنکھ، زبان سے اُس کا سننا، دیکھنا، کلام کرنا مراد نہیں، کہ یہ سب اَجسام ہیں اور اَجسام سے وہ پاک ہے۔
- اُس کا علم ہر شے کو محیط ہے یعنی جزئیات، کلیات، موجودات، معدومات، ممکنات، محالات، سب کو اَزل میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور سب ہمیشہ اسکے علم میں رہے

---

[4] (اَللّٰهُ الصَّمَدُ) پارہ 30، الإخلاص: 2

گا، اشیاء بدلتی ہیں اور اُس کا علم نہیں بدلتا، دلوں کے خطروں اور وَسوسوں پر اُس کو خبر ہے اور اُس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ [5]

- وہ غیب و شہادت سب کو جانتا ہے، علمِ ذاتی اُس کا خاصہ ہے، جو شخص علمِ ذاتی، غیب کا ہو یا شہادت کا، غیرِ خدا کے لیے ثابت کرے کافر ہے۔ علمِ ذاتی کے یہ معنی ہیں کہ بے خدا کے دیے خود حاصل ہو۔

مسئلہ: بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیتِ الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بُرا امر ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے، اسے منجانب اللہ کہے اور جو برائی سرزد ہو اُس کو شامتِ نفس تصوّر کرے۔

عقائد متعلّقہ نبوت

مسلمان کے لیے جس طرح ذات و صفات الٰہی کے متعلق عقائد کا جاننا ضروری ہے، کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کر دے، اسی طرح نبی کے متعلق عقائد کا جاننا بھی ضروری ہے ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہو جائے۔

- نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو اور رسول اس نبی کو کہتے ہیں جس کو نبوت کے ساتھ نئی شریعت یا کتاب بھی دی گئی ہو۔

- انبیاء سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ ہی عورت۔ [6]

---

[5] ﴿وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا﴾ پارہ 28، الطلاق: 12

[6] ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ﴾ پارہ 12، یوسف: 109

○ بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور کتابیں اُتاریں، اُن میں سے چار کتابیں مشہور ہیں: تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، اِنجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، قرآنِ عظیم کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حضور پُر نور احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ ﷺ پر نازل ہوا۔ کلامِ الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ اللہ عزوجل، کے کلام میں افضل ومفضول (بعض کو بعض پر فضیلت) کی گنجائش نہیں۔

○ سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں، اُن میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے۔ یعنی ان پر ایسے ایمان رکھنا ضروری ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا، لوگوں کی تبدیلیوں سے پہلے۔

○ وحیِ نبوت، انبیا کے لیے خاص ہے [7]، جو اسے کسی غیرِ نبی کے لیے مانے کافر ہے۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے، اُس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات اِلقا ہوتی ہے، اُس کو اِلہام کہتے ہیں اور لفظ وحی کی نسبت جب شیطان کی طرف ہو تو اسکا مطلب اِلقاء من جانبِ الشیطان ہوتا ہے، یہ کاہن، ساحر اور دیگر کفّار و فسّاق کے لیے ہوتی ہے۔

---

[7] المعتقد المنتقد، ص105

- نبوّت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و رِیاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے[8]، بلکہ محض عطائے الٰہی ہے، کہ جسے چاہا اپنے فضل سے اسے ہی دی، ہاں! دی اُسی کو جسے اس منصبِ عظیم کے قابل بنایا، جو قبلِ اعلان نبوّت بھی تمام اخلاق رذیلہ سے پاک، اور تمام اخلاق حسنہ سے مزین ہو اور اپنے نسب و جسم و قول و فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزّہ ہوتا ہے جو باعثِ نفرت ہو، اُسے عقلِ کامل عطا کی گئی، جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہے، کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اُس کے لاکھویں حصّہ تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔
- نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے[9] اور یہ عصمت نبی اور فرشتہ کا خاصہ ہے، کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بد دینی ہے۔ عصمتِ انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ اُن کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہے، جس کے سبب اُن سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ واکابر اولیا، کہ اللہ عزوجل اُنھیں محفوظ رکھتا ہے، اُن سے گناہ ہوتا نہیں، مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔
- انبیاء علیہم السلام شرک و کفر، کبائر و صغائر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لیے باعثِ نفرت ہو، جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہ اصفاتِ ذمیمہ[10] سے، نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروّت کے خلاف ہیں قبل از اعلان نبوت اور بعد از اعلان نبوت بالاجماع معصوم ہیں۔
- احکامِ تبلیغیہ میں انبیاء سے سہو و نسیان محال ہے۔

---

[8] فی المعتقد المنتقد، ص107: (النبوۃ لیست کسبیۃ)

[9] وفی منح الروض الأزهر، ص56: (الأنبیاء علیهم الصلوۃ والسلام کلّهم منزهون)

[10] بُری صفتوں

- اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو غیوب (علوم غیبیہ) پر اطلاع دی ہے، ان کا علم عطائی ہوا اور علمِ عطائی اللہ عزوجل کے لیے محال ہے، کہ اُس کی کوئی صفت، کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا، بلکہ ذاتی ہے، لہذہ اس میں شرک کا خدشہ بھی نہیں۔
- انبیائے کرام، تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسُل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔
- نبی کی تعظیم فرضِ عین بلکہ اصلِ تمام فرائض ہے۔[11] کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب، کفر ہے۔[12]
- انبیاء کی کوئی تعداد معیّن کرنا جائز نہیں، کہ خبریں اِس باب میں مختلف ہیں اور تعداد معیّن پر ایمان رکھنے میں کسی نبی کو نبوّت سے خارج ماننے، یا غیرِ نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے[13] اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں، لہٰذا یہ اعتقاد ہونا چاہیے کہ اللہ عزوجل کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔
- حضور ﷺ کی اِطاعت عین طاعتِ الٰہی ہے، طاعتِ الٰہی بے طاعتِ حضور ﷺ ناممکن ہے[14]، یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور ﷺ اُسے یاد فرمائیں، فوراً جواب دے اور حاضرِ خدمت ہو اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور ﷺ سے کلام کرے، بدستور نماز میں ہے، اِس سے نماز میں کوئی خلل نہیں۔

---

[11] فی جواھر البحار، ج3، ص260

[12] فی تفسیر روح البیان، پارہ10، التوبۃ، ج3، ص294، تحت الآیۃ: 12

[13] فی المسامرۃ بشرح المسایرۃ، ص225

[14] (مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ) پارہ5، النسآء: 80

- حضور ﷺ کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو بھی نظرِ حقارت سے دیکھے کافر ہے۔[15]

مسئلہ: جو شخص انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مر کر مٹی میں مل گئے، گمراہ، بد دین، خبیث، مرتکبِ توہین ہے۔

ملائکہ کا بیان

فرشتے اجسامِ نوری ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔

- وہ وہی کرتے ہیں جو حکمِ الٰہی ہے، خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے[16]، نہ قصداً، نہ سہواً، نہ خطاً، وہ اللہ عزوجل کے معصوم بندے ہیں، ہر قسم کے صغائر و کبائر سے پاک ہیں۔
- ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں، بعض کے ذمہ حضراتِ انبیائے کرام کی خدمت میں وحی لانا، کسی کے ذمہ پانی برسانا، کسی کے ذمہ ہوا چلانا[17]، کسی کے ذمہ روزی پہنچانا، کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا، کسی کے ذمہ بدنِ انسان کے اندر تصرّف کرنا، کسی کے ذمہ انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا، کسی کے ذمہ ذاکرین کا مجمع تلاش کر کے اُس میں حاضر ہونا، کسی کے ذمہ انسان کے نامہ اعمال لکھنا، بہتوں کا دربارِ رسالت میں حاضر ہونا، کسی کا ذمہ بارگاہ سرکار ﷺ میں

---

[15] فی الفتاوی قاضی خان، کتاب السیر، ج4، ص468

[16] ﴿لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ﴾، پارہ28، التحریم:6

[17] ﴿فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا﴾، پارہ30، النّٰزعٰت:5

مسلمانوں کا صلاۃ و سلام پہنچانا بعضوں کے ذمہ مردوں سے سوال کرنا، کسی کے ذمہ قبضِ روح کرنا، بعضوں کے ذمہ عذاب لانا، کسی کے ذمہ صُور پھونکنا اور اِن کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملائکہ سرانجام دیتے ہیں۔

- فرشتے نہ مرد ہیں، نہ عورت۔[18]
- اُن کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے۔[19]
- انکی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اُس کے بتائے سے اُس کا رسول جانے۔ چار فرشتے مشہور ہیں: جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور یہ سب ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں۔
- کسی فرشتہ کی ادنیٰ گستاخی کفر ہے[20]، جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبغوض کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آگیا، یہ کلمہ کُفر کے قریب ہے۔

جِنّات کا بیان

- یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔[21] اِن میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں اپنا لیں، اِن کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، اِن کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں[22]، یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں، اِن میں توالد و تناسل ہوتا ہے، کھاتے، پیتے، جیتے، مرتے ہیں۔[23]

---

[18] منح الروض الأزهر، ص12

[19] (وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ) پارہ 29 المدثر 31

[20] فی الفتاوی الهندیة، الباب التاسع فی أحکام المرتدین، ج2، ص266

[21] (وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ) پارہ 14، الحجر:27

[22] فی التفسیر الکبیر، ج1، ص85

[23] فی الفتاوی الحدیثیة، ص90

- اِن میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی[24] ہیں مگر اِن کے کفّار انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں، اور اِن میں نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، بدمذہب بھی اور اِن میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے۔

عالمِ برزخ کا بیان

دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں[25]، مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام اِنس و جن کو حسبِ مراتب اُس میں رہنا ہوتا ہے، اور یہ عالم اِس دنیا سے بہت بڑا ہے۔ دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو، برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔

- ہر شخص کی جتنی زندگی مقرّر ہے اُس میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی، جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے، اُس وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام قبضِ روح کے لیے آتے ہیں۔[26]
- مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدنِ انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے، اگرچہ روح بدن سے جُدا ہو جاتی ہے مگر بدن پر جو گزرتی ہے رُوح ضرور اُس سے آگاہ و متاثر ہوتی ہے جس طرح دنیوی زندگی میں ہوتی ہے، بلکہ اُس سے زائد۔

---

[24] ﴿وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآىِٕقَ قِدَدًا﴾ پارہ 29، الجن: 11

[25] ﴿وَمِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾، پارہ 18، المؤمنون: 100

[26] پارہ 21، السجدۃ: 11

- یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی جانور کا جس کو تناسخ اور آواگون کہتے ہیں، محض باطل اور اُس کا ماننا کفر ہے۔[27]
- مردہ کلام بھی کرتا ہے اور اُس کے کلام کو عوام جن اور عوام انسان کے سوا اور تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔
- جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں، اُس وقت اُس کو قبر دباتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو اُس کا دبانا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے ماں پیار میں اپنے بچّے کو زور سے چپٹا لیتی ہے، اور اگر کافر ہے تو اُس کو اِس زور سے دباتی ہے کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جاتی ہیں۔
- عذابِ قبر حق ہے۔[28]
- مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا، غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچے گا، یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال و ثواب و عذاب جو کچھ ہو گا اسے پہنچے گا۔[29]

---

[27] وفی النبراس، باب البعث حق، ص213

[28] (اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا) پارہ24، المؤمن:46۔

[29] فی الحدیقة الندیة، ج2، ص266۔ 267

معاد و حشر کا بیان

بیشک زمین و آسمان اور جن و اِنس و ملک سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں، صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے ہمیشگی و بقا ہے۔ دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی۔

1. جہل کی کثرت ہو گی۔
2. مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس (50) عورتیں ہوں گی۔
3. وقت میں برکت نہ ہو گی، یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی، یعنی بہت جلد جلد وقت گزرے گا۔
4. گانے باجے کی کثرت ہو گی۔[30]
5. حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر ہونا۔
6. دجّال کا آنا۔ (قبل اس بڑے دجال کے تیس اور دجّال ہوں گے، کہ وہ سب دعویٰ نبوت کریں گے، حالانکہ ہمارے نبی ﷺ خاتم النبیین (آخری نبی) ہیں۔ بعض جھوٹے نبوت کے دعویٰ دار گزر چکے، جیسے مسیلمہ کذّاب، طلیحہ بن خوَیلد، اسود عَنسی، مرزا غلام احمد قادیانی وغیر ہم۔ اور جو باقی ہیں، ضرور ہوں گے)۔
7. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزُوُل فرمانا۔
8. یاجُوج وماجُوج کا خروج۔
9. دابۃُ الارض کا نکلنا۔
10. آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا۔

---

[30] (و ظهرت القينات والمعازف) المرجع السابق.

قیامت سے متعلق عقائد درج ذیل ہیں:

- قیامت بیشک قائم ہو گی، اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔[31]
- حشر صرف رُوح کا نہیں، بلکہ روح و جسم دونوں کا ہے، جو کہے صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے، وہ بھی کافر ہے۔
- دنیا میں جو رُوح جس جسم کے ساتھ متعلق تھی اُس رُوح کا حشر اُسی جسم میں ہو گا، یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کر کے اس کے ساتھ روح متعلق کر دی جائے۔[32]
- جسم کے اجزا اگرچہ مرنے کے بعد متفرق ہو گئے اور مختلف جانوروں کی غذا ہو گئے ہوں، مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزا کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائے گا، قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، ناخَتنہ شُدہ اٹھیں گے، کوئی پیدل، کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار، کسی پر دس ہوں گے۔ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائے گا، کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے، کسی کو آگ جمع کرے گی۔
- حساب حق ہے، اعمال کا حساب ہو گا۔
- حساب کا منکر کافر ہے۔
- صراط حق ہے۔ یہ ایک پُل ہے کہ پشتِ جہنم پر نصب کیا جائے گا، بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا[33]، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے۔
- جنت و دوزخ حق ہیں، ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔
- جنت و دوزخ کو بنے ہوئے ہزارہا سال ہوئے اور وہ اب موجود ہیں، یہ نہیں کہ اس وقت تک مخلوق نہ ہوئیں، قیامت کے دن بنائی جائیں گی۔[34]

---

[31] (وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا) پارہ 17، الحج: 7

[32] (قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ) پارہ 26، ق: 4

[33] المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحديث 24847، ج 9، ص 415

[34] في شرح العقائد النسفية، ص 106-105 (أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ) و (أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ).

جنت کا بیان

جنت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے، اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خیال گزرا۔ جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ وہاں کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے اور اُس کا دوپٹا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

دوزخ کا بیان

یہ ایک مکان ہے کہ اللہ قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اُس کی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات و تصورات جہاں تک پہنچیں، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف واذیت کہ جس کا تصور کیا جا سکے، ایک ادنیٰ حصہ ہے اس کے بے انتہا عذاب کا۔

قرآنِ مجید واحادیث میں اُس کی سختیاں مذکور ہیں، تاکہ مسلمان دیکھیں اور اس سے پناہ مانگیں اور اُن اعمال سے بچیں جن کی جزا جہنم ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے، جہنم کہتی ہے: اے رب! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے، تُو اس کو پناہ دے۔ قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو! دوزخ سے ڈرو! ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ہم کو سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ اُس سے پناہ مانگتے۔

بنیادی شرعی اصطلاحات

تنبیہ: چند ضروری اصطلاحات قابلِ ذکر ہیں کہ مسائل شرعیہ میں ان سے ہر جگہ کام پڑتا ہے۔

فرض: وہ حکم شرعی ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ دلیل قطعی ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو قرآن حکیم کی آیات محکمات یا حدیث صحیحہ متواترہ سے ثابت ہو۔ اسکا کرنا ضروری ہے اور اس کو ترک کرنے والا گناہگار مستحق عذاب اور انکار کرنے والا کافر ہے۔ فرض کی دو قسمیں ہیں۔

- **فرض عین:** وہ فرض ہے جس کی ادائیگی سب کے ذمہ ضروری ہو جیسے نماز پنجگانہ وغیرہ۔
- **فرض کفایہ:** وہ فرض ہے جس کی ادائیگی سب کے ذمہ ضروری نہ ہو بلکہ کسی ایک فرد کے ادا کرنے سے سب بری الذمہ ہو جائیں اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسا کہ نماز جنازہ وغیرہ۔

واجب: وہ حکم شرعی ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ اسکا کرنا ضروری ہے اور اسکو ترک کرنے والا عذاب کا مستحق، اور اسکا منکر فاسق ہے کافر نہیں۔

سنت: وہ حکم شرعی ہے جو نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، صفت تا تقریر (کہ حضور ﷺ کے سامنے ہوا اور آپ نے اسے روکا نہیں) یا صحابہ کرام کے قول اور فعل سے ثابت ہو۔ سنت کی بنیادی اقسام درج ذیل ہیں۔

- **سنت موکدہ:** وہ عمل جس میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام نے ہمیشگی اختیار کی ہو یا کرنے کی تاکید کی ہو بلا عذر کبھی ترک نہ کیا ہو۔ اسکا کرنا ضروری اور اسکا استخفاف (ہلکا جاننا) کفر ہے۔
- **سنت غیر موکدہ:** وہ عمل جس میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہمیشگی اختیار نہ کی ہو۔ اسکا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں ہے۔

مستحب: وہ امر جو نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضورِ اقدس ﷺ نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا سلف نے پسند فرمایا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

مباح: وہ امر جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

حرام قطعی: وہ امر ہے جسکی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ یہ فرض کا مُقابِل ہے، اس کا ایک بار بھی قَصدًا کرنا گناہِ کبیرہ و فِسق ہے اور بچنا فرض و ثواب۔ اور اسکا منکر کافر ہے۔

مکروہ تحریمی: وہ امر ہے جسکی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو، یہ واجب کا مقابل ہے اور بلا عذر اس کا مرتکب گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے اور اسکا منکر فاسق ہے۔

مکروہ تنزیہی: جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے۔ یہ سنّتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

خِلافِ اَولیٰ: وہ امر جس کا نہ کرنا بہتر ہے اگر کر لیا تو کچھ مضائقہ و عتاب نہیں، یہ مستحب کا مقابل ہے۔

طہارت

نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بغیر اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علماء کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وُضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ نماز جنت کی کنجی ہے اور طہارت نماز کی کنجی ہے[35]۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک روز نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں سورہ روم پڑھی اور تشابہ لگا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے اُنھیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہ پڑتا ہے[36]۔ جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا عالم ہو گا۔ ایک حدیث میں فرمایا: طہارت نصف ایمان ہے[37]۔

نجاستوں کے متعلق احکام

نجاست کی دو قسمیں ہیں:

نجاست حکمیہ | نجاست حقیقیہ

نجاست حکمیہ: وہ نجاست ہے جسکا وجود نہ ہو صرف ناپاکی کا حکم لگا ہو۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔

حدث اصغر | حدث اکبر

---

35 جامع الترمذی، کتاب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَا جَاءَ أَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ

36 سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِالرُّومِ

37 صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب فَضْلِ الْوُضُوءِ

- حدث اصغر (بے وضو ہو جانا): اس سے پاک ہونے کے لیے وضو کرنا ضروری ہے۔
- حدث اکبر (غسل کا واجب ہونا) اس سے پاک ہونے کے لیے غسل کرنا ضروری ہے۔

نجاست حقیقیہ: وہ نجاست ہے جو لگی ہوئی نظر آئے، جس کا ظاہری وجود ہو، اسکی دو قسمیں ہیں۔

نجاست غلیظہ　　　　نجاست خفیفہ

- نجاست غلیظہ: انسان کا پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، حلال جانوروں کا پاخانہ، بوقت ذبح جانور کا بہنے والا خون، حرام جانوروں کا پیشاب، پاخانہ، مرغی اور نیچی پرواز والے پرندوں کی بیٹھ وغیرہ
- نجاست خفیفہ: حلال جانوروں کا پیشاب، اونچی پرواز والے پرندوں کی بیٹھ وغیرہ

نجاست غلیظہ اور خفیفہ کا حکم

مسئلہ ۱: نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیتِ اِستخفاف (حقیر جاننا) ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔

مسئلہ ۲: اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر، یا کم، یا زِیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زِیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین ماشہ رتی ہے اور اگر پتلی ہو، جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا

کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔

مسئلہ ۳: نجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عُضْوْ پر لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم۔ یوں ہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہو گی۔

استبراء کا مسئلہ

پیشاب کرنے کے بعد اس طرح خشک کرنا کہ دل مطمئن ہو جائے کہ اب پیشاب نہیں نکلے گا، اس اطمینان کر لینے کو استبراء کہتے ہیں، اور یہ مردوں کے لیے واجب ہے۔ کیونکہ اگر استنجاء کے بعد پیشاب کا کوئی قطرہ آ گیا، تو کپڑے اور جسم کا وہ حصہ ناپاک ہو جائے گا جہاں یہ قطرہ لگے گا۔ اور اگر وضو کے بعد کوئی قطرہ آیا تو کپڑا اور جسم ناپاک ہونے کے ساتھ ساتھ وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔

ہر وہ تدبیر جو پیشاب کے بعد پیشاب کے قطرات کو نکالنے کے لئے کی جائے جس سے نجاست پوری طرح زائل ہونے کا اطمینان ہو جائے، اس تدبیر کو فقہا کی اصطلاح میں **استبراء** کہتے ہے، اور وہ لوگوں کی طبیعت کے اختلاف کے باعث مختلف ہوتی ہے، جیسے کھانسنا، چند قدم چلنا، ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر لپیٹنا اور زور دینا وغیرہ۔ جب یہ یقین ہو جائے کہ اب پیشاب کا مزید قطرہ نہیں نکلے گا تو اب وضو شروع کر سکتے ہیں۔ استبراء کرنے کے بعد پانی سے دھو لینا بہتر ہے۔

نورالایضاح میں ہے:

يَلْزَمُ الرَّجُلَ الاِسْتِبْرَاءُ حَتّٰى يَزُوْلَ أَثَرُ الْبَوْلِ وَيَطْمَئِنَّ قَلْبُهُ عَلٰى حَسَبِ عَادَتِهِ إِمَّا بِالْمَشْيِ أَوِ التَّنَحْنُحِ أَوِ الِاضْطِجَاعِ أَوْ غَيْرِهِ وَلَا يَجُوْزُ لَهُ الشُّرُوْعُ فِي الْوُضُوْءِ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ بِزَوَالِ رَشْحِ الْبَوْلِ

ترجمہ: مرد کے لیے پاکیزگی حاصل کرنا ضروری ہے، یہاں تک کہ پیشاب کا اثر ختم ہو جائے اور عادت کے مطابق اس کا دل مطمئن ہو جائے، (چاہئے) چلنے کے ساتھ ہو یا کھانسنے اور لیٹنے وغیرہ کے ساتھ۔ اور اس وقت تک وضو شروع کرنا جائز نہیں جب تک پیشاب کے ٹپکنے سے مطمئن نہ ہو جائے۔

شرح: یعنی وضو شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان حاصل ہو جائے کہ اب پیشاب کے قطرے نہیں آئیں گے یہی استبراء ہے۔ حصول اطمینان کے لیے کئی طریقے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً پیشاب کرنے کے بعد کچھ دیر چلنے سے باقی قطرے نکل جائیں گے یا کھانسنے اور پہلو کے بل لیٹے نیز پاؤں پر دباؤ ڈالنے سے بھی جو قطرات باقی ہیں نکل سکتے ہیں۔ جب مطمئن ہو جائے کہ اب کوئی قطرہ باقی نہیں رہا اس وقت وضو شروع کرے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

(البقرۃ-222)

ترجمہ: بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

وضو کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ [38]

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔[39]

وضو کے فرائض

وضو میں مندرجہ زیل چار چیزیں فرض ہیں۔ان میں سے ایک کا بھی بعض حصہ رہ جائے تو وضو نہیں ہوگا۔

(1) چہرہ دھونا (2) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا (3) چوتھائی سر کا مَسح کرنا (4) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

فائدہ: (1) کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وُضو یا غسل ہوگا۔(2) گھائیاں اور اُنگلیوں کی کروٹیں، تلوے، ایڑیاں، کونچیں سب کا دھونا فرض ہے۔

---

[38] المائدہ۔6

[39] اخرجہ البخاری ومسلم فی صحیحیھما

(3): داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گھیرے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے۔(4) ہر قسم کے جائز، ناجائز گہنے، چھلّے، انگوٹھیاں، پہنچیاں، کنگن، کانچ، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے لچھّے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ پہنچے تو اُتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہِلا کر دھونے سے پانی پہنچ جائے تو حرکت دینا ضروری ہے۔

وُضو کی سنتیں

وضو پر ثواب پانے کے لیے حکم الٰہی بجالانے کی نیت سے وُضو کرنا چاہیئے ورنہ وُضو ہو جائے گا ثواب نہ پائے گا۔

(1) نیت کرنا (2) بسم اللہ سے شروع کرنا (3) پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھونا (4) مسواک کرنا (5) تین چلو پانی سے تین کلیاں کرنا (6) تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا (7) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (8) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (9) جو اعضاء دھونے کے ہیں ان کو تین تین بار دھونا (10) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (11) ساتھ ہی دونوں کانوں کا اسی پانی سے مسح کرنا (12) ترتیب سے وضو کرنا کہ پہلے منہ پھر ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں (13) اعضاء کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے۔

وضو کے مستحبات

(1) جو اعضا جوڑے ہیں مثلاً دونوں ہاتھ دونوں پاؤں تو ان میں داہنے سے دھونے کی ابتدا کریں مگر دونوں رخسار کہ ان دونوں کو ایک ہی ساتھ دھونا چاہے۔ یوں ہی دونوں کانوں کا ایک ہی ساتھ مسح ہونا چاہے (2) انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرنا (3) اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا (4) وضو کا پانی پاک جگہ گرانا (5) اپنے ہاتھ سے وضو کا پانی بھرنا (6) بلا ضرورت وضو کرنے میں دوسرے سے مدد

نہ لینا(7)ڈھیلی انگوٹھی کو حرکت دینا(8)صاحب عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا (9)اطمینان سے وضو کرنا(10)کانوں کے مسح کے وقت انگلیاں کان کے سوراخوں میں داخل کرنا (11)کپڑوں کو ٹپکتے ہوئے پانی کے قطرات سے بچانا(12) ہر عضو کو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا تاکہ قطرے بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں(13) ہر عضو کو دھوتے ہوئے دل میں وضو کی نیت کا حاضر رہنا (14) ہر عضو کو دھوتے وقت بِسْمِ اللہ اور درود شریف و کلمہ شہادت پڑھنا(15) ہر عضو کو دھوتے وقت الگ الگ عضو کے دھونے کی دعاؤں کو پڑھتے رہنا(16)اعضائے وضو کو بلا ضرورت پونچھ کر خشک نہ کرے اور اگر پونچھے تو کچھ نمی باقی رہنے دے(17)وضو کر کے ہاتھ نہ جھٹکے کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے(18)وضو کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔

وضو کا مسنون طریقہ

جب وضو کرنا ہو تو دل میں وضو کرنے کا ارادہ کر کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کہہ کے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر مسواک کرے داہنے ہاتھ سے (اگر مسواک موجود نہ ہو تو داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی کو استعمال کرے)، پھر تین بار کلی کرے خوب اچھی طرح کہ حلق تک دانتوں کی جڑ زبان کے نیچے پانی پہنچے اگر دانت یا تالو میں کوئی چیز چپکی یا اٹکی ہو تو چھڑائے پھر داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ اندر ناک کی ہڈی تک پانی پہنچے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے اس کی چھوٹی انگلی ناک کے اندر ڈال کر، پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار منہ دھوئے اس طرح کہ بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور داہنی کنپٹی سے بائیں تک کوئی جگہ چھوٹنے نہ پائے اور داڑھی ہو تو اُسے بھی دھوئے اور اس میں خلال بھی کرے۔ لیکن احرام باندھے ہو تو خلال نہ کرے، پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے پھر ایک بار مسح کرے، اس طرح کہ دونوں ہاتھ تر کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک

ایک دوسرے سے ملائے اور ان چھ انگلیوں کے پیٹ ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف گدی تک لے جائے اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں اور اب گدی سے ہاتھ واپس ماتھے کی طرف لائے یوں کہ دونوں ہتھیلیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آجائیں، اب کلمہ کی انگلی کے اگلے حصے سے کان کے اندر کے حصوں کا اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے لیکن ہاتھ گلے پر نہ جانے پائے کہ گلے کا مسح مکروہ ہے، پھر داہنا پیر انگلیوں کی طرف سے ٹخنے تک دھوئے ٹخنے سمیت پھر اسی طرح بایاں پاؤں دھوئے، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال بھی کرے۔ اب وضو ختم ہوا اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ[40]۔

وضو میں مکروہات

(1) پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا۔ (2) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کُلّی کرنا۔ (3) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔ (4) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔ (5) اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ (6) منہ پر پانی مارنا۔ یا منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔ (7) ایک ہاتھ سے منہ دھونا۔ (8) گلے کا مسح کرنا۔ (9) بائیں ہاتھ سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔ (10) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (11) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔ (12) جس کپڑے سے استنجے کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وُضو پونچھنا۔ (13) دھوپ کے گرم پانی سے وُضو کرنا۔ (14) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وُضو ہی نہ ہوگا۔ (15) ہر سنت کا ترک مکروہ ہے۔

---

[40] سُنَنُ التِّرْمِذِی۔ جلد1

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

(1) پاخانہ پیشاب کرنا۔ یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (2) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا (3) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا (4) منہ بھر کے قے کرنا (5) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (6) بیماری یا کسی وجہ سے بے ہوش ہو جانا (7) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا (8) بالغ آدمی کا (جنازہ کے علاوہ) نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا (اتنی آواز سے کے ساتھ والے کو سنائی دے)۔

> اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ
>
> یہ نبی (مکرّم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں
>
> (الأحزاب، 33 : 6)

غسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ[41]

ترجمہ: اگر تم جنبی ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا[42]

ترجمہ: اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالتِ جنابت میں جب تک غُسل نہ کر لو (مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غُسل کے تیمم ہے)۔

غُسل کے فرائض

غسل میں یہ تین چیزیں فرض ہیں:

(1) کُلّی: کہ منہ کے ہر پُرزے گوشے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ (2) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے۔ (3) تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پُرزے ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا۔ بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

---

[41] المائدہ۔6

[42] النساء۔43

غُسل کی سنتیں

(1) غسل کی نیت کرنا (2) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھونا (3) استنجا کرنا خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر (4) وضو کرنا جیسے نماز کے لیے کرتے ہیں (5) تین مرتبہ دائیں کندھے پر پانی بہائے پھر بائیں کندھے پر تین بار پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار (6) نہانے میں قبلہ رخ یا کمر نہ ہو (7) ایسی جگہ نہانا کہ جہاں کوئی نہ دیکھے (ستر کو جن سے چھپانا فرض ہے اگر وہ دیکھ سکیں تو ایسی جگہ غسل کرنا منع ہے)۔ (8) کسی قسم کا کلام نہ کرنا۔

غسل کا طریقہ

بغیر زبان ہلائے دل میں اِس طرح نیت کیجئے کہ میں پاکی حاصل کرنے کیلئے غُسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین تین بار دھوئیے، پھر اِستنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو، پھر جسم پر اگر کہیں نَجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نماز کا سا وُضو کیجئے لیکن اگر غسل والی جگہ پانی کھڑا ہو تو پاؤں ابھی نہ دھوئیے، پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غُسل کی جگہ سے الگ ہو جائیے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے، نَہانے میں قِبلہ رُخ یا کمر نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہائیے۔ دورانِ غُسل کسی قِسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تولیہ وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔

غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ نکلنا (۲) احتلام (3) جماع

(4) حیض سے فارغ ہونا (5) نفاس کا ختم ہونا۔

مسنون غسل کی اقسام

غسل کرنا ان اَوقات یا مقامات پر سنت ہے:

(1) جمعہ کی نماز کے لیے (2) عیدین کی نماز کے لیے (3) حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے لیے

(4) حج کرنے والوں کے لیے میدان عرفات میں زوال کے بعد۔

مستحب غسل کی اقسام

غسل کرنا ان اَوقات یا مقامات پر مستحب ہے:

(1) جو آدمی پاکیزگی کی حالت میں مسلمان ہوا ہو (2) جو بچہ عمر کے اعتبار سے بالغ ہو جائے

(3) جو شخص جنون کے عارضہ سے صحت یاب ہوا ہو (4) میت کو غسل دینے کے بعد

(5) مبارک راتوں میں عبادت کے لیے جیسے شبِ برات اور لیلۃ القدر (6) مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے (7) مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کے لیے (8) قربانی کے دن مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے (9) طوافِ زیارت کے لیے (10) سورج گرہن کی نماز کے لیے (11) نمازِ اِستسقاء کے لیے (12) خوف کے وقت (13) دن میں سخت اندھیرے کے وقت (14) تیز آندھی کے وقت۔

تیمّم کا بیان

اللہ عزو جل ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ[43]

ترجمہ: یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جِماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

تیمم کے فرائض

تیمم میں تین فرائض ہیں، اگر ان میں ایک یا اس کا بعض حصہ رہ جائے تو تیمم نہ ہوگا۔

(1) نیت: اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا۔

(2) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا: اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوا۔

(3) دونوں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

تیمّم کی سنتیں

(1) بسم اللہ کہنا۔ (2) ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ (3) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔ (4) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا اس طرح کہ تالی کی سی آواز نہ نکلے۔ (5) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔ (6) پہلے منہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔ (7) دونوں ہاتھوں کا مسح پے در پے ہونا۔ (8) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔ (9) داڑھی کا خلال کرنا۔

---

[43] المائدہ-6

تیمّم کا طریقہ

تیمم کی نیّت کرنے کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مثلاً پتھّر، چُونا، اینٹ، دیوار، مٹّی وغیرہ) سے ہو مار کر لوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے اور پیچھے لایئے)۔ اور اگر زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے مُنہ کا اِس طرح مَسح کیجئے کہ کوئی حِصّہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رَہ گئی تو تیمم نہ ہو گا۔

پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت مَسح کیجئے، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پُشت پر رکھئے اور انگلیوں کے سروں سے کُہنیوں تک لے جایئے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مَس کرتے ہوئے گٹّے تک لایئے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مَسح کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مسح کیجئے۔

کس چیز سے تیمّم جائز ہے اور کس سے نہیں

(1) تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں (2) جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نَرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے (3) ریت، چونا، سرمہ، ہرتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو (4) جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نَرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔

نماز

نماز کی شرطوں کا بیان

نماز کی سات شرائط ہیں، جن کا نماز کی ابتداء سے لے کر آخر تک پایا جانا فرض ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

(1) جسم کا پاک اور باوضو ہونا (2) لباس کا پاک ہونا (3) جس جگہ نماز پڑھنی ہے اس جگہ کا پاک ہونا (4) مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورت کے لیے پورے جسم کو (سوائے چہرے، ہاتھ، پاؤں کے) ڈھانپنا (5) قبلہ کی طرف منہ کرنا (6) نماز کے وقت کا داخل ہونا (7) نماز کا ارادہ کرنا (نیت)۔

فرائضِ نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں:

(1) تکبیرِ تحریمہ (اللہ اکبر) کہنا (2) قِیام کرنا یعنی سیدھا کھڑا ہونا (جسے کوئی عذر لاحق نہ ہو) (3) قرأت کرنا (4) رُکوع کرنا (5) سجدہ کرنا (6) قعدۂ اَخیرہ (7) ارادے کے ساتھ نماز سے نکلنا۔

اِن فرضوں میں سے ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی اگرچہ سجدہ سہو کیا جائے۔

نماز کے واجبات

(1) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرات کرنا (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے یا باجماعت نماز میں اِمام کے لیے (2) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا (3) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب، سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھنا (4) سورہ فاتحہ کو

کسی اور سورت سے پہلے پڑھنا (5) قرات، رکوع، سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا (6) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (7) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ جانا (8) تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا (9) قعدۂ اُولیٰ یعنی تین، چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کے برابر بیٹھنا (10) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا (12) امام کا نمازِ فجر، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، عیدین، تراویح اور رمضان المبارک کے وتروں میں بلند آواز سے قرآت کرنا اور ظہر و عصر کی نماز میں آہستہ پڑھنا (13) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کے ساتھ نماز ختم کرنا (14) نمازِ وتر میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا (15) عیدین کی نمازوں میں زائد تکبیریں کہنا۔

سجدہ سہو کا حکم

نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرض میں تاخیر یا تقدیم ہو جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی. سجدہ سہو نہ کرنے اور قصداً واجب ترک کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

نماز کی سنتیں

جو چیزیں نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر نہیں سنن کہلاتی ہیں۔ نماز میں درج ذیل سنن ہیں:

(1) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ (2) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو معمول کے مطابق کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔ (3) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔ (4) امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کی تمام تکبیریں بلند

آواز سے کہنا۔ (5) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔ (6) ثناء پڑھنا۔
(7) تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھنا۔ (8) تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔ (9) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (10) آمین کہنا۔ (11) ثنا، تعوذ، تسمیہ اور آمین سب کا آہستہ پڑھنا۔ (12) سنت کے مطابق قرأت کرنا یعنی نماز میں جس قدر قرآنِ مجید پڑھنا سنت ہے اتنا پڑھنا۔ (13) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔ (14) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔ (15) قومہ میں امام کا تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کا تحمید رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کا تسمیع اور تحمید دونوں کہنا۔ (16) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے وقت اس کے برعکس عمل کرنا یعنی پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھانا۔ (17) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلہ رخ ہوں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ (18) قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درودِ ابراہیمی پڑھنا۔ (19) درودِ ابراہیمی کے بعد دعا پڑھنا۔ (20) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

ان سنتوں میں سے اگر کوئی سنت سہواً رہ جائے یا قصداً ترک کی جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن قصداً چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

نماز کے مستحبات

نماز میں درج ذیل اُمور بجالانا مستحب ہے:

1۔ قیام میں سجدہ کی جگہ نگاہ رکھنا۔2۔ رکوع میں قدموں پر نظر رکھنا۔3۔ سجدہ میں ناک کی نوک پر نظر رکھنا۔4۔ قعدہ میں گود پر نظر رکھنا۔5۔ سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں جانب کے کندھے پر نظر رکھنا۔6۔ جمائی کو آنے سے روکنا، نہ رکے تو حالتِ قیام میں دائیں ہاتھ سے منہ ڈھانک لیں اور دوسری حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پیٹھ سے۔7۔ مرد تکبیر تحریمہ کے لیے کپڑے سے ہاتھ باہر نکالیں اور عورتیں اندر رکھیں۔8۔ کھانسی روکنے کی کوشش کرنا۔9۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر امام و مقتدی کا کھڑے ہونا۔10۔ حالتِ قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلیوں کا فاصلہ ہو۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

باوُضو قِبلہ رُو اِس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار اُنگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جایئے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور اُنگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی حالت پر رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں نظر سجدہ کی جگہ ہو۔اب جو نماز پڑھنی ہے اُس کی نیّت یعنی دل میں اس کا پکا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زِیادہ اچھا ہے (مثلاً نیّت کی میں نے آج کی ظُہر کی چار رَکعت فرض نماز کی، اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں پیچھے اس اِمام کے) اب تکبیرِ تحریمہ یعنی اللہُ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لایئے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدّی اُلٹی ہتھیلی کے سرے پر اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُلٹی کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اَغل بغل ہوں۔

اب اس طرح ثنا پڑھیے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام بَرکت والا ہے۔ اور تیری عظمت بُلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تعوُّذ پڑھیے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

پھر تسمیہ پڑھیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

پھر مکمل سُورۂ فاتحہ پڑھیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝۶ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تو نے اِحسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سُورۂ فاتحہ ختم کر کے آہستہ سے "اٰمین" کہیے۔ پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سُورت مثلاً سورۂ اخلاص پڑھیے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾[44]

ترجمہ: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُسکی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اب اَللّٰہُ اَکۡبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور گھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیئے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور اُنگلیاں اچّھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ پیٹھ بچھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو اُونچا نیچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو۔ کم از کم تین بار رُکوع کی تسبیح یعنی سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ (ترجمہ: پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار) کہیے۔ پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ (ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی) کہتے ہوئے بِالکل سیدھے کھڑے ہو جائیے، اِس کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔ اگر آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو اس کے بعد کہیے: رَبَّنَا وَلَکَ الۡحَمۡد (ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں) پھر اَللّٰہُ اَکۡبَرۡ کہتے ہوئے اِس طرح سجدے میں جائیے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھیے۔

خاص خیال رکھیے کہ ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈّی لگے اور پیشانی زمین پر جم جائے، نظر ناک پر رہے، بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھیے۔ (ہاں اگر صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھیے) اور دونوں پاؤں کی دسوں اُنگلیوں کا رُخ اِس طرح قبلہ

---

[44] اخلاص

کی طرف رہے کہ دسوں اُنگلیوں کے پیٹ (یعنی اُنگلیوں کے تلووں کے اُبھرے ہوئے حصّے) زمین پر لگے رہیں۔ ہتھیلیاں بچھی رہیں اور اُنگلیاں قبلہ رُو رہیں مگر کلائیاں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے۔اور اب کم از کم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار سب سے بلند) پڑھئے۔ پھر سر اس طرح اٹھایئے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی اُنگلیاں قِبلہ رُخ کر دیجئے اور اُلٹا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جایئے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں قِبلہ کی جانب اور اُنگلیوں کے سِرے گھٹنوں کے پاس ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ پھر کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار ٹھہریئے (اس وقفہ میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ! میری مغفرت فرما) کہہ لینا مُستحب ہے) پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے ہوئے پہلے سجدے ہی کی طرح دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اسی طرح پہلے سر اُٹھایئے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جایئے۔ اُٹھتے وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگایئے۔ یہ آپ کی ایک رَکعت پوری ہوئی۔ اب دوسری رکعت میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر الحمد اور سورت پڑھئے اور پہلے کی طرح رُکوع اور سجدے کیجئے، دوسرے سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر بیٹھ جایئے دو رَکعت کے دوسرے سَجدے کے بعد بیٹھنا قَعدہ کہلاتا ہے اب قَعدہ میں تشہد پڑھئے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ترجمہ: تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رَحمتیں اور بَرَکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اب اگر دو سے زِیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اَللہُ اَکبَر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیے۔ اگر فرض نماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری اور چوتھی رکعت کے قیام میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور سورت فاتحہ پڑھئے! سورت ملانے کی ضرورت نہیں۔ باقی اَفعال اِسی طرح بجالائیے اور اگر سُنَّت و نَفْل ہوں تو سورت فاتحہ کے بعد سُورت بھی مِلائیے (ہاں اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رَکعت کے قِیام میں قراءَت نہ کیجئے خاموش کھڑے رہیے) پھر چار رکعتیں پوری کر کے قعدۂ اخیرہ میں تَشَہُّد کے بعد دُرُودِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! دُرود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تُونے دُرود بھیجا (سیِّدُنا) ابراہیم پر اور انکی آل پر، بے شک تو سَراہا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! برکت نازِل کر (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تُونے بَرَکت نازِل کی (سیِّدُنا) ابراہیم اور انکی آل پر، بے شک تو سَراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھر کوئی سی دُعائے ماثُورہ پڑھئے، مَثَلاً یہ دُعا پڑھ لیجئے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾[45]

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اور کچھ میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا رکھ، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے جس دن حساب قائم ہو گا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ" کہئے اور اسی طرح بائیں طرف۔ اب نماز ختم ہوئی۔

---

[45] سورۃ ابراھیم: 41-42

نماز کے مکروہات

(1) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا۔ (2) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔ (3) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔ (4) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قراءت کرنے سے مجبور نہ رہے اور اگر قراءت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہو گی۔ (5) سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔ (6) پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔ (7) کنکریوں کو ہٹانا، لیکن سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں۔ (8) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ (9) کمر یا کوکھ یا کولھے پر ہاتھ رکھنا۔ (10) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا۔ (11) کتے کی طرح بیٹھنا، یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے، اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا، اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا۔ (12) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لئے مکروہ ہے۔ (13) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو۔ (14) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔ (15) بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا۔ (16) قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔ (17) آنکھوں کو بند کرنا، لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں۔ (18) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا، لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔ (19) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا، اور اگر اس کے ساتھ کچھ مُقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔ (20) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو۔ (21) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔ (22) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو۔ (23) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا۔ (24) نماز میں انگڑائی لینا (25) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

نماز کے مفسدات

جن اعمال کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے، انہیں مفسداتِ نماز کہتے ہیں۔ نماز کو فاسد بنانے والے بعض اعمال درج ذیل ہیں:

(1) عملِ کثیر یعنی ایسا کام کرنا کہ دیکھنے والا یہ گمان کرے کہ وہ نماز میں نہیں ہے۔(2) نماز میں بات چیت کرنا۔(3) سلام کرنا۔(4) سلام کا جواب دینا۔(5) درد اور مصیبت کی وجہ سے آہ وبکا کرنا یا اُف کہنا (لیکن جنت و دوزخ کے ذکر پر رونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی)۔(6) کسی کی چھینک پر یَرْحَمُكَ اللهُ یا کسی کے جواب میں یَهْدِیْكُمُ اللهُ کہنا۔(7) بری خبر پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا۔ (8) اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا۔ (9) دیکھ کر قرآن پڑھنا۔ (10) کھانا پینا۔ (11) نمازی کا اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دینا۔(12) قہقہہ کے ساتھ ہنسنا۔(13) نماز کی شرطوں میں سے کسی شرط کا پوری نماز کے دوران نہ پایا جانا جیسے بے وضو ہونا۔

باجماعت نماز میں ملنے کا طریقہ

نماز باجماعت میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ شامل ہونا افضل ترین عمل ہے۔ اگر تاخیر ہو جائے تو رکوع میں شامل ہونے پر اس رکعت کو پالے گا۔ لیکن اگر رکوع سے بھی رہ گیا تو بعد از سلام مندرجہ ذیل طریقے سے رہ جانے والی رکعات پوری کرے گا۔

پہلی رکعت میں ملنا

مقتدی نماز باجماعت کی پہلی رکعت میں رکوع یا اس سے پہلے شامل ہوا تو اس رکعت کو پالے گا۔ وہ باقی نماز کو امام کے ساتھ پورا کرے اور امام کے ساتھ ہی سلام پھیرے۔
اگر امام کو رکوع میں پایا تو بھی یہ ضروری ہے کہ پہلے حالتِ قیام میں (اگر قیام یا سجود پر قادر ہو) تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہہ اور پھر فوراً تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔ اگر رکوع میں جانے سے پہلے امام رکوع سے اٹھ گیا ہو تو وہ دوسری رکعت میں ملنا والا شمار ہو گا۔

دوسری رکعت میں ملنا

1. نماز فجر و جمعہ کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

مقتدی نماز باجماعت کی دوسری رکعت میں شامل ہوا (یعنی پہلی رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد سے لے کر دوسری رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے پہلے شامل ہوا)۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی قیام کیلئے کھڑا ہو گا۔ قیام میں ثناء، فاتحہ اور سورت، رکوع و سجود و قعدہ و سلام کے ساتھ رہ جانے والی رکعت مکمل کرے گا۔ اگر دوسری رکعت کے رکوع کے بعد شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پھر دونوں رکعتیں مکمل طور پر ادا کرے گا۔

پہلی رکعت	دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہوا	
(یہ رکعت رہ گئی)	دوسری رکعت امام کے ساتھ ادا کرے گا	امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی رکعت مکمل ادا کرے گا
	التحیات کے بعد امام سلام پھیرے گا،	ثناء، فاتحہ، سورت ملانا، رکوع، سجود، قعدہ اخیرہ، اور سلام کے ساتھ رکعت مکمل کرنا

2. نماز ظہر، عصر اور عشاء کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

جب امام چار رکعت پڑھا رہا ہو اور مقتدی دوسری رکعت میں ملے (یعنی پہلی رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد سے لے کر دوسری رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے پہلے شامل ہوا) تو مقتدی امام کے ساتھ دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت ادا کرے گا۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر رہ جانے والی پہلی رکعت ادا کرتے ہوئے ترتیب سے ثناء، فاتحہ اور سورت، رکوع و سجود، قعدہ و سلام ادا کرتے ہوئے نماز سے باہر آجائے۔

پہلی رکعت	دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہوا		
(یہ رکعت رہ گئی)	دوسری رکعت امام کے ساتھ ادا کرے گا	تیسری اور چوتھی رکعت امام کے ساتھ ادا کرے گا	امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی رکعت مکمل ادا کرے گا
	التحیات	التحیات کے بعد امام سلام پھیرے گا،	ثناء، فاتحہ، سورت ملانا، رکوع، سجود، قعدہ اخیرہ، اور سلام کے ساتھ رکعت مکمل کرنا

3. مغرب کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

امام کے ساتھ دوسری رکعت میں داخل ہونے پر (یعنی پہلی رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد سے لے کر دوسری رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے پہلے شامل ہوا) مقتدی نے دوسری اور تیسری رکعت باجماعت ادا کرلی۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر اب رہ جانے والی پہلی رکعت میں ثناء، سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع و سجود ادا کر کے سلام پھیر کر نماز مکمل کرلے۔

پہلی رکعت	دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہوا		
(یہ رکعت رہ گئی)	دوسری رکعت امام کے ساتھ ادا کرے گا	تیسری رکعت امام کے ساتھ ادا کرے گا	امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی رکعت مکمل ادا کرے گا
	التحیات	التحیات کے بعد امام سلام پھیرے گا،	ثناء، فاتحہ، سورت ملانا، رکوع، سجود، قعدہ اخیرہ، اور سلام کے ساتھ رکعت مکمل کی جائے گی

4. نماز عیدین کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

جب مقتدی نماز عید کی دوسری رکعت میں ملے گا (یعنی پہلی رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد سے لے کر دوسری رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے پہلے شامل ہوا) تو ترتیب کے لحاظ سے اس کی پہلی رکعت رہ گئی ہے۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی قیام کرے گا اور ثناء پڑھے گا اس کے بعد تین تکبیریں اس طرح کہے گا کہ پہلی دو تکبیروں پر ہاتھ اُٹھا کر نیچے چھوڑ دے گا اور تیسری تکبیر اس طرح کہے کہ ہاتھ اٹھا کر نیچے نہیں چھوڑنے بلکہ باندھ لینے ہیں، پھر فاتحہ اور سورت، رکوع و سجود، قعدہ و سلام ادا کرتے ہوئے نماز سے باہر آجائے گا۔

پہلی رکعت	دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہوا	
(یہ رکعت رہ گئی)	دوسری رکعت امام کے ساتھ ادا کرے گا	امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی رکعت مکمل ادا کرے گا
	التحیات کے بعد امام سلام پھیرے گا،	ثناء، پھر تین تکبیریں
		فاتحہ، سورت ملانا، رکوع، سجود، قعدہ اخیرہ، اور سلام کے ساتھ رکعت مکمل کرنا

تیسری رکعت میں ملنا

1. نماز ظہر، عصر اور عشاء کی تیسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

باجماعت نماز کی تیسری رکعت میں ملنے (یعنی دوسری رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد سے لے کر تیسری رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے پہلے شامل ہوا) پر مقتدی نے تیسری اور چوتھی رکعات ادا کر لیں ہیں۔ اب مقتدی امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر پہلی رکعت (ثناء، فاتحہ اور سورۃ کے ساتھ) ادا کرے گا۔ دوسری رکعت کیلئے پھر کھڑا ہو گا۔ فاتحہ، سورۃ، رکوع و سجود، قعدہ و سلام ادا کرتے ہوئے نماز سے باہر آ جائے۔

پہلی رکعت	دوسری رکعت	تیسری رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہوا	امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی رکعت اور دوسری رکعت مکمل ادا کرے گا	
(یہ رکعات رہ گئی ہیں)		تیسری اور چوتھی رکعت امام کے ساتھ ادا کرے گا	پہلی رکعت	دوسری رکعت
		چوتھی رکعت میں التحیات کے بعد امام سلام پھیرے گا،	فاتحہ، سورت ملانا، رکوع، سجود	فاتحہ، سورت ملانا، رکوع، سجود، قعدہ اخیرہ، اور سلام کے ساتھ رکعت مکمل کرنا

2. مغرب کی تیسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

امام کے ساتھ تیسری رکعت میں ملنے پر (یعنی دوسری رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد سے لے کر تیسری رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے پہلے شامل ہوا) مقتدی کی تیسری رکعت باجماعت ادا ہو گئی۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کھڑا ہو کر دوسری رکعت کے قیام میں ثناء، فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع و سجود ادا کر کے التحیات میں بیٹھے گا۔ پھر دوسری رکعت کے قیام میں فاتحہ، سورۃ ادا کرنے اور رکوع و سجود کے بعد التحیات میں بیٹھے گا اور سلام پھیرنے کے بعد نماز سے فارغ ہو جائے گا۔

پہلی رکعت	دوسری رکعت	تیسری رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہوا	امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی رکعت اور دوسری رکعت مکمل ادا کرے گا	
(یہ رکعات رہ گئی ہیں)		تیسری رکعت امام کے ساتھ ادا کرے گا	پہلی رکعت	دوسری رکعت
		تیسری رکعت میں التحیات کے بعد امام سلام پھیرے گا،	فاتحہ، سورت ملانا، رکوع، سجود **قعدہ یعنی التحیات**	فاتحہ، سورت ملانا، رکوع، سجود، قعدہ اخیرہ، اور سلام کے ساتھ رکعت مکمل کرنا

چوتھی رکعت میں ملنا

1. نماز ظہر، عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت میں ملنے کا طریقہ

جب مقتدی چوتھی رکعت میں ملے گا (یعنی تیسری رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد سے لے کر چوتھی رکعت میں امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے پہلے شامل ہوا) تو اس کی باجماعت صرف چوتھی رکعت ہوئی اور پہلی، دوسری اور تیسری رکعت رہ گئیں۔ مقتدی پہلی رکعت کے قیام میں ثناء، سورۃ فاتحہ اور سورت کے بعد معمول کے مطابق رکوع و سجود ادا کرنے کے بعد التحیات میں بیٹھے گا۔ التحیات کے بعد دوسری رکعت کے قیام میں سورۃ فاتحہ اور سورت کے بعد معمول کے مطابق رکوع و سجود ادا کرے گا۔ تیسری رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ اور معمول کے مطابق رکوع و سجود کے بعد سلام پھیر کر نماز سے باہر آجائے گا۔

پہلی رکعت	دوسری رکعت	تیسری رکعت	چوتھی رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہوا	امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی، دوسری اور تیسری رکعت مکمل ادا کرے گا		
			چوتھی رکعت امام کے ساتھ ادا کرے گا	پہلی رکعت	دوسری رکعت	تیسری رکعت
(یہ رکعات رہ گئی ہیں)			چوتھی رکعت میں التحیات کے بعد امام سلام پھیرے گا،	فاتحہ، سورت ملانا، رکوع، سجود قعدہ یعنی التحیات	فاتحہ، سورت ملانا، رکوع، سجود،	فاتحہ، رکوع، سجود، قعدہ اخیرہ، اور سلام کے ساتھ رکعت مکمل کرنا

کسی بھی نماز کی آخری رکعت کے رکوع کے بعد ملنا

مقتدی نماز باجماعت میں آخری رکعت کے رکوع کے بعد اور امام کے سلام پھیرنے سے پہلے شامل ہوا، تو وہ باجماعت نماز میں داخل تو ہو گیا لیکن اس نے نماز کی کوئی رکعت بھی امام کے ساتھ نا پائی۔ اب وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی پوری نماز حسب معمول مکمل طور پر ادا کرے۔

اگر وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد آیا تو اب وہ اپنی نماز مفرد طور پر ادا کرے۔

نمازِ جنازہ کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں: (1) سلام کا جواب دینا۔ (2) مریض کے پوچھنے کو جانا۔ (3) جنازے کے ساتھ جانا۔ (4) دعوت قبول کرنا۔ (5) چھینکنے والے کا جواب دینا (جب اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہے)[46]۔

نماز جنازہ کا حکم

نمازِ جنازہ مردوں پر فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار ہوا۔

نماز جنازہ کے ارکان:

(1) چار بار تکبیر (اللہ اکبر) کہنا۔ (2) قیام۔

---

[46] أخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما

نمازِ جنازہ کی سنتیں:

(1) اللہ عزوجل کی حمد و ثنا۔ (2) نبی اکرم ﷺ پر درود۔ (3) میّت کے لیے دُعا۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ

کان تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے (عورت اگر پڑھے عام نماز کی طرح سینہ پر باندھے) اور ثنا پڑھے، یعنی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر (اللہ اکبر) کہے اور درود شریف پڑھے۔ بہتر وہ دُرود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جب بھی حرج نہیں،

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تیسری تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر اپنے اور میّت اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دُعا کرے اور بہتر یہ کہ وہ دُعا پڑھے جو احادیث میں وارد ہیں اور ماثور دُعائیں اگر اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو جو دُعا چاہے پڑھے، مگر وہ دُعا ایسی ہو کہ اُمورِ آخرت سے متعلق ہو۔[47] مثلاً

(۱) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ

میت مجنون یا نابالغ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دُعا پڑھے،

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.

اور لڑکی ہو تو اِجْعَلْھَا اور شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً کہے۔

---

[47] (جوھرہ نیرہ، عالمگیری، درمختار وغیرھا)

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر (اللہ اکبر) کہہ اور بغیر کوئی دُعا پڑھے ہاتھ کھول دے۔

پھر سلام پھیر دے اور سلام میں میّت اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے، اُسی طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میّت کی بھی نیت کرے۔

نماز جنازہ میں بعد تکبیر کے شامل ہونا

اگر کوئی نماز جنازہ میں اس وقت شریک ہو جب امام ایک یا ایک سے زائد تکبیر کہہ چکا ہو بعد میں آنے والا شخص امام کی اگلی تکبیر کا انتظار کرے، جب امام تکبیر کہے تو ان کے ساتھ یہ شخص بھی تکبیر کہتا ہوا شامل ہو جائے، پھر اگر اس کو معلوم ہے کہ یہ کونسی تکبیر ہے تو امام کی موافقت کرے یعنی اس تکبیر کے بعد والی دعا پڑھے اور اگر یہ معلوم نہیں کہ یہ دوسری تکبیر ہے یا تیسری تکبیر ہے تو پھر ترتیب وار ثنا، درود اور دعا پڑھے، اگر ایک تکبیر یا دو تکبیر کے بعد ہی امام نے سلام پھیر دیا، اور فوت شدہ تکبیریں دعاؤں کے ساتھ ادا کرنے کا موقع نہیں، تو صرف چھوٹی ہوئی تکبیریں کہہ کر سلام پھیر دے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو (فرماتے ہوئے) سنا کہ کیا میں تمھیں تمھارے بہترین افراد کی نشان دہی نہ کروں؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: تمھارے (میں سے) بہترین افراد وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے۔

سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ

خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد

کے زیر اہتمام مطبوعات

سلسلہ اربعینات

01 دن کا معمول بمطابق فرمان رسول ﷺ۔

02 الأربعین فی التوبہ والاستغفار۔ اسلوب توبہ واستغفار۔ چالیس احادیث۔

03 الأربعین فی ختم النبوۃ بمحمد ﷺ۔ ختم نبوت ﷺ۔ چالیس احادیث۔

04 الأربعین فی صفۃ صلاۃ النبی ﷺ۔ نمازِ رسول ﷺ۔ چالیس احادیث۔

05 الاربعین فی اسلوبِ الادبِ لِلوالدین۔ والدین کے ساتھ طرزِ ادب۔ چالیس احادیث۔

06 الأربعین فی معرفۃ النفس وتزکیتھا۔ نفس کی پہچان اور تزکیہ۔ چالیس احادیث۔

07 الأربعین فی احکام الصلوۃ۔ نماز کی فرضیت واہمیت۔ چالیس احادیث۔

08 الأربعین فی الصوم۔ روزہ کے احکام اور مسائل۔ چالیس احادیث۔

09 الأربعین فی الإعتکاف۔ اعتکاف۔ چالیس احادیث۔

10 الأربعین فی احکام الصلوۃ بالجماعۃ۔ نماز باجماعت کے فضائل واحکام۔ چالیس احادیث۔

11 الأربعین فی الوجد والحال۔ کیفیاتِ وجد وحال۔ چالیس احادیث۔

12 الأربعین فی احتیاج الی المرشد الکامل لحصول الاخلاص فی الطاعۃ۔
چالیس احادیث: مرشد کامل۔ حقیقت بندگی کے حصول کا ذریعہ

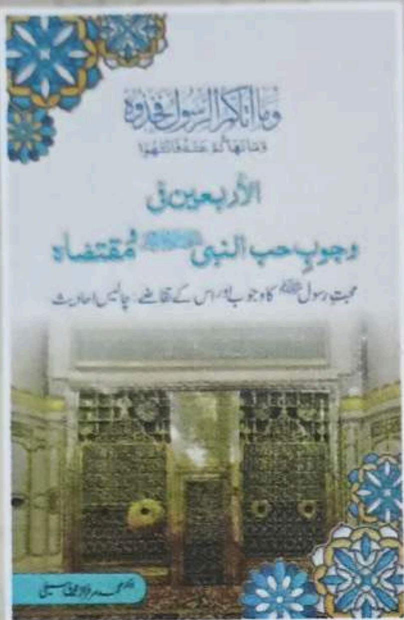
13 الأربعین فی آفات اللسان وعلاجھا۔ چالیس احادیث۔ زبان کی آفات اور اس کا علاج۔

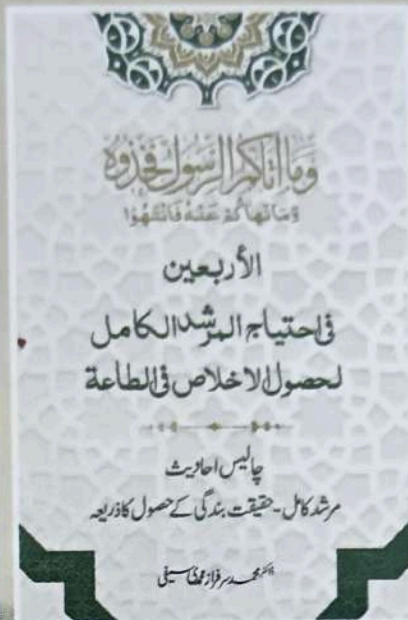
14 الأربعین فی فضل الذکر والتقرب إلی اللہ تعالی۔ ذکر الٰہی اور تقرب الی اللہ۔ چالیس احادیث۔

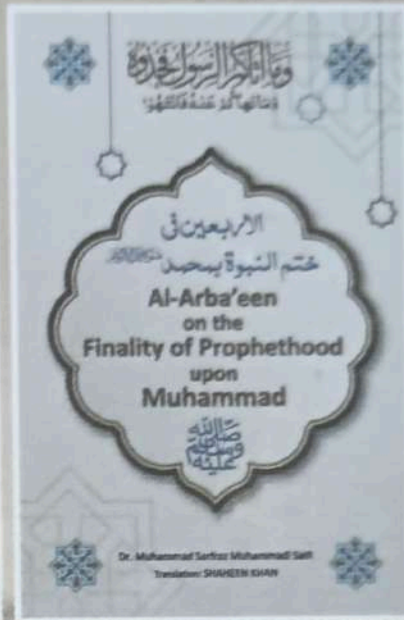
15 الأربعین فی الأعمال السیئۃ و اصلاحھا (جزو اول)۔ چالیس احادیث: برے اعمال اور ان کی اصلاح

دیگر مطبوعات

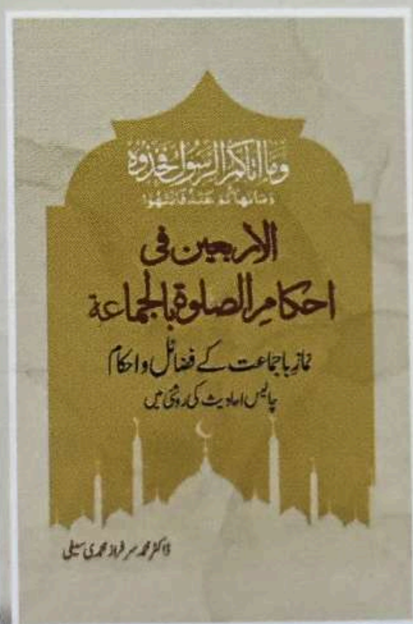
دیگر تصانیف

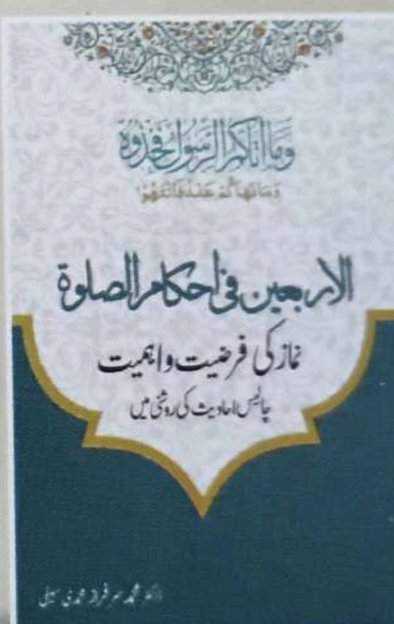












خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم ۔ اسلام آباد